سیّد الانام کے مدنی جانثار

حضرت حارث بن صِمّہ انصاریؓ

سیدنا حضرت ابو سعید حارث بن صِمّہ، خزرج کے معزز ترین خاندان نجار سے ہیں۔ نسب نامہ یہ ہے:

حارثؓ بن صِمّہ بن عمرو بن عتیک بن عمرو بن عامر (مبذول) بن مالک بن نجار۔

ہجرتِ نبوی سے قبل ہی ان کی فطرتِ سعید نے انہیں توحید کی طرف مائل کر دیا اور وہ سنہ ۱۱ سے ۱۳ نبوت کے درمیان کسی وقت حلقہ بگوش اسلام ہو گئے۔

سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے اور چند ماہ بعد مہاجرین اور انصار کے مابین مواخاۃ قائم کرائی تو حضرت حارثؓ کو حضرت صہیب رومیؓ کا اسلامی بھائی بنایا گیا۔

رمضان المبارک سنہ ۲ ہجری میں رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غزوۂ بدر کے لیے مدینہ سے روانہ ہوئے تو حضرت حارث بھی حضورؐ کے ہمرکاب تھے۔ راستے میں روحاء نام ایک مقام پر ان کو چوٹ لگ گئی اور وہ لڑنے کے قابل نہ رہے چنانچہ حضورؐ نے انہیں واپس مدینہ بھیج دیا، تاہم انہیں بدر کے مالِ غنیمت سے حصہ مرحمت فرمایا اس لیے ان کا شمار اصحابِ بدر میں ہوتا ہے۔

اگلے سال غزوۂ احد میں جانبازانہ حصّہ لیا اور شروع سے لے کر اخیر تک نہایت ثابت قدمی سے میدانِ جنگ میں ڈٹے رہے۔ اہلِ سیر نے انصارِ ثابت قدم میں ان کا نام صراحت سے لیا ہے۔ اس لڑائی میں انہوں نے قریش کے ایک بہادر عثمان بن عبداللہ بن مغیرہ کو قتل کیا۔ حضورؐ نے مقتول کا سامان ان کو مرحمت فرمایا، ان کے علاوہ حضورؐ نے کسی مسلمان کو کسی کافر کا سامان نہیں دیا۔

ایک روایت میں ہے کہ جس وقت لڑائی پورے زور پر تھی، حضرت حارثؓ حضورؐ کی

خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے، آپؐ نے ان سے دریافت فرمایا، "تم نے عبد الرحمٰن بن عوف کو دیکھا؟" انہوں نے عرض کیا، "یا رسول اللہ وُہ پہاڑ کی طرف کفار کے نرغہ میں تھے، میں نے ان کی مدد کو جانا چاہا لیکن آپ پر نظر پڑی تو ادھر آگیا۔" حضورؐ نے فرمایا، "عبد الرحمٰن رضہ کو فرشتے بچا رہے ہیں، اس کے بعد حضرت حارث رضہ حضرت عبد الرحمٰن رضہ بن عوف کے پاس گئے تو دیکھا کہ مشرکین کی سات لاشیں ان کے سامنے پڑی ہیں، انہوں نے حضرت عبد الرحمٰن رضہ سے پوچھا، "کیا ان سب کو آپ نے قتل کیا ہے؟" انہوں نے جواب دیا، "ارطاط اور فلاں فلاں کو تو میں نے ہلاک کیا، باقی مشرکوں کے قاتل مجھ کو نظر نہیں آئے۔" یہ سن کر حضرت حارث رضہ پکار اٹھے،

" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بالکل صحیح فرمایا تھا!" ۴ھ ہجری میں بئر معونہ کا المناک سانحہ پیش آیا، اس کا پس منظر یہ تھا کہ حضورؐ نے ابو براء عامر بن مالک کی درخواست پر ستر مبلغین کی ایک جماعت نجد کی طرف روانہ فرمائی، حضرت حارث رضہ بن صمہ بھی اس پاکباز جماعت میں شامل تھے۔ بئر معونہ کے مقام پر وُہ حضرت عمرو رضہ بن امیہ کے ساتھ مویشی چرانے کے لیے گئے ہوئے تھے کہ بنو عامر کے سردار عامر بن طفیل نجدی نے بعض مشرک قبائل کو ساتھ لے کر مسلمانوں پر حملہ کر دیا اور سب کو ایک ایک کر کے شہید کر ڈالا۔ جب حضرت حارث رضہ اور عمرو بن امیہ رضہ واپس آئے تو اپنے ساتھیوں کی لاشیں خاک و خون میں غلطاں دیکھیں۔ حضرت حارث رضہ نے حضرت عمرو رضہ سے کہا، "اب کیا رائے ہے"؟ عمرو رضہ بن امیہ نے کہا کہ "رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر تمام واقعہ بیان کرنا چاہیے۔"

حارث رضہ بولے، "جہاں منذر رضہ مارے جائیں میں وہاں سے کس طرح ہٹ سکتا ہوں۔" یہ کہہ کر تلوار سونت لی اور عمرو رضہ بن امیہ کو ساتھ لے کر مشرکین پر ٹوٹ پڑے، انہوں نے تیروں کی بوچھار کر دی۔ حضرت حارث رضہ کا جسم چھلنی ہو گیا اور وُہ جامِ شہادت پی کر خلدِ بریں میں پہنچ گئے حضرت عمرو رضہ بن امیہ کو مشرکین نے اسیر کر لیا۔

ایک اور روایت میں ہے کہ حضرت حارث رضہ مشرکین پر حملہ آور ہوئے اور ان میں سے دو کو خاک و خون میں لوٹا دیا۔ اس پر انہوں نے نرغہ کر کے حارث اور عمرو رضہ، دونوں کو گرفتار کر لیا۔ پھر انہوں نے حضرت حارث رضہ سے کہا، "ہم تمہیں قتل نہیں کرنا چاہتے۔ جو تمہاری خواہش ہو گی ویسا ہی کریں گے۔" حضرت حارث رضہ نے کہا، "تم مجھ کو منذر رضہ اور حرام رضہ بن ملحان کی

جائے قتل پر پہنچا دو" مشرکین نے انھیں وہاں پہنچا کر چھوڑ دیا۔ حضرت حارثؓ شوقِ شہادت سے سرشار تھے، انہوں نے پھر کفار پر حملہ کر دیا۔ جب ان میں سے ایک دو مارے گئے تو انہوں نے حضرت حارث رضؓ کو چاروں طرف سے بھالوں پر رکھ لیا اور یوں وُہ اپنے خالقِ حقیقی کے حضور پہنچ گئے۔

حضرت حارثؓ نے اپنے پیچھے دو لڑکے چھوڑے، ابوجہمؓ اور سعدؓ۔ ان دونوں کو شرفِ صحابیت حاصل ہے۔

سانحۂ بئرِ معونہ میں جو اصحاب شہید ہوئے وُہ نہایت پاکباز، عبادت گزار اور فاضل لوگ تھے اور اپنے شغفِ قرآن کی نسبت سے "قراء" مشہور تھے۔ حضرت حارثؓ کے مرتبہ کا اندازہ اسی سے کیا جاسکتا ہے۔ بعض روایتوں میں ہے کہ وُہ شعر و شاعری میں بھی درک رکھتے تھے رضی اللہ تعالیٰ عنہ!

دو اہم کتابیں

خبردار — ہوشیار

دو اہم موضوع

موت کہیں اچانک آجائے۔ تمام پروگرام دھرے کے دھرے رہ جائیں۔ سب امیدوں پر پانی پھر جائے اور تمہیں زبردستی قبر کے تاریک غار میں اتار دیا جائے۔ موت کے دروازے سے گزرتے ہی انسان کو کیا کچھ پیش آنے والا ہے۔ اس سے واقفیت اور اس کی تیاری کے لئے ان دونوں کتابوں کا مطالعہ مرد اور عورت ہر ایک کے لئے بہت ضروری بھی ہے اور نہایت مفید بھی۔

موت کے سائے

عبدالرحمن عاجز مالیرکوٹلوی

عالمِ برزخ

موت جو ایک حقیقت ہے، جس کا ذائقہ ہر شخص نے ہر صورت چکھنا ہے، اس کتاب میں اس پر قرآن و احادیث کی روشنی میں مختلف پہلوؤں سے بحث کی گئی ہے اور اسکی تیاری کی فکر پیدا کی گئی ہے اور اس کتاب میں موت اور قبر و قیامت کے فکرمند ولی اللہ کے اعمال، اُنکے احوال، اور موت کے وقت اُنکے نصیحت آمیز اقوال، خصوصاً حضرت ابراہیم بن ادھمؒ۔ حضرت اویس قرنیؒ اور حضرت نوح علیہ السلام کی قوم پر پانی کے عذاب کا تذکرہ تفصیل سے کیا گیا ہے علاوہ ازیں سیدنا خاتم الرسل حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء راشدین حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی وفات کے مستند اور مفصل حالات اور اُنکے موت اور فکرِ آخرت پر رقت آمیز خطبات و مواعظ بھی درج ہیں۔

سفید کاغذ جلد پلاسٹک کور صفحات ۵۶۲ قیمت : -/۳۰

اعلیٰ آفسٹ کاغذ مجلد مع پلاسٹک کور قیمت : -/۳۵

مرنے کے بعد حشر تک کے زمانے میں میت پر کیا گزرتی ہے، جسدِ خاکی کو قبر میں دفن کر دیا جائے یا آگ میں جلا کر اسکی خاک کو ہوا میں اُڑا دیا جائے، دریا میں بہا دیا جائے، درندوں کے پیٹ ایندھن بن جائے یا اسے ادویات کے ذریعہ محفوظ کر دیا جائے۔ کیا ان سب حالات میں میت کی روح یا جسم یا دونوں کو عذاب و ثواب، راحت و تکلیف ہوتی ہے یا نہیں، اس پر عقلاً و نقلاً دراتیاً اور روایتاً بحث کی گئی ہے، قبر سے متعلق بعض عبرت انگیز سچے واقعات بھی بیان کئے گئے ہیں اصحاب کہف کا حیرت انگیز دلچسپ مفصل قصہ اور مالک بن دینارؒ کے رقت انگیز اور پُر درد حالات تفصیل سے آگئے ہیں۔ نیز اُن اعمال کی نشاندہی کی گئی ہے جو موجب عذاب و ثواب قبر ہیں۔

سفید کاغذ جلد پلاسٹک کور ۴۰۰ صفحات۔ قیمت : ۲۴/۰۰

اعلیٰ آفسٹ کاغذ مضبوط مجلد مع پلاسٹک کور قیمت : -/۳۶

یہ دونوں کتابیں جہاں عوام کیلئے بیحد مفید ہیں وہاں ان کتابوں میں خطیبوں اور واعظین کیلئے موت اور فکرِ آخرت پر کافی حد تک مستند مواد ہے۔ ہر کتب فروش سے طلب کریں۔

ہر قسم کے قرآن مجید اور دینی کتابوں کا عظیم مرکز

رحمانیہ دارالکتاب امین پور بازار فیصل آباد فون:- ۳۲۹۱۶